اسلام نے ہمیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے الفاظ میں ایک مکمل دعا سکھائی ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جون ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

اسلام ایک کامل مذہب ہے۔ اسلام نے ہمیں ایک کامل دعا اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کے الفاظ میں سکھائی ہے۔ دراصل جس طرح ایک نگینہ کسی زیور میں جڑا ہوتا ہے اسی طرح یہ دعا بہترین دعا کی شکل میں سورۃ فاتحہ میں بیان کی گئی ہے۔

گو ساری سورۃ فاتحہ ہی ایک نہایت اعلیٰ رنگ کی دعا ہے لیکن اس میں دعا کے لحاظ سے ایک بنیادی نکتہ ہمیں یہ سوجھایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا ہے۔ انسان کو خَلق کیا اسے بہت سی قوتیں اور استعدادیں بخشیں اور اس کی زندگی کا یہ مقصد ٹھہرایا کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے حیّ و قیوم خدا کے ساتھ زندہ تعلق قائم کرے لیکن چونکہ اس تعلق کا پیدا ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے بغیر ممکن نہیں تھا اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت سے سورۂ فاتحہ کی شکل میں ایک کامل دعا سکھا دی تا کہ ہم اس دعا کے ذریعہ خدا کے فضلوں کو جذب کرتے ہوئے اپنے مقصد حیات کو حاصل کرسکیں۔

چنانچہ سورۃ فاتحہ کی اس آیہ کریمہ میں جس کی طرف میں نے ابھی اشارہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ اسی اصول کی رہنمائی کرتا ہے کہ میں نے جو کچھ بھی پیدا کیا ہے میری صفات کی جو تجلیات تمہیں

اپنی زندگیوں اور اپنے ماحول میں نظر آتی ہیں اگر تم ان کا غور سے مشاہدہ کرو گے تو اس نتیجہ پر پہنچو گے کہ ہر شے کے حصول کے لئے ایک سیدھا اور مقررہ راستہ ہوتا ہے۔ وسائل ہوتے ہیں جن کے بغیر انسان کسی چیز کو حاصل نہیں کرسکتا سیدھی راہیں ہوتی ہیں جن پر چلے بغیر انسان منزل مقصود تک پہنچ نہیں سکتا۔

پس اگر یہ درست ہے اور یقیناً یہی درست ہے تو بنیادی دعا جو ایک انسان کو مانگنی چاہیئے وہ یہی ہے کہ اے ہمارے خدا! ہمارا جو بھی نیک مقصد ہو اس کے حصول کے لئے جو سیدھی راہ ہے یعنی صراط مستقیم وہ ہمیں دکھا اور چونکہ انسان کی پیدائش کی اصل غرض خدا تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق کو قائم کرنا ہے۔ اس لئے یہ دعا یوں بنے گی کہ اے ہمارے خدا! ہمیں وہ سیدھا راستہ دکھا جس پر چل کر ہم تجھ تک پہنچ سکیں اور تیرا قرب حاصل کرسکیں۔

غرض جب تک اللہ تعالیٰ وہ راہ نہ دکھائے جب تک انسان محنت اور کوشش اور مجاہدہ کے ذریعہ اور دعا اور تضرع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس فضل کو جذب نہ کرے جس کے نتیجہ میں اسے سیدھی راہ دکھائی جاتی ہے اس وقت تک خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اس کا مقرب بن جانا اس کا محبوب بن جانا ممکن ہی نہیں۔

پس جہاں تک مقصدِ حیات کا تعلق ہے یہ دعا کامل اور مکمل ہے لیکن یہیں بس نہیں بہت ساری ذیلی چیزیں ہیں جو حقیقتاً اسی مقصود کے حصول کے لئے ہیں مثلاً صحت کا قائم رہنا صحت کے قیام کے ساتھ اصل مقصد تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور پیار کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش اور محنت کی جاسکے اور دعائیں کی جائیں۔

ایسی دعائیں جو بسمل کی طرح تڑپا دیتی اور خدا تعالیٰ کو پیاری ہیں ہمارے جسم اور ہماری روح کو اس مشقت کے برداشت کرنے کی توفیق ملے۔

چنانچہ قیام صحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے کچھ راہیں یعنی کچھ طریقے مقرر کئے ہیں۔ کچھ وسائل پیدا کئے ہیں ان راہوں کا علم حاصل کئے بغیر اور ان وسائل کے حصول کے بغیر ہم اپنی صحت کو قائم نہیں رکھ سکتے۔ ہم وہ محنت اور کوشش وہ تضرع اور دعا نہیں کرسکتے جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کے علاوہ دو قسم کے

اور حقوق بھی ہوتے ہیں۔ ان کی ادائیگی بھی ضروری ہے ایک تو حقوق العباد ہیں اور دوسرے حقوق النفس ہیں جب تک یہ حقوق ادا نہ ہوں۔ انسان اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے میں اور اس کے پیار کو حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔

پس ہر وہ چیز جو ہم نے حاصل کرنی ہے ہمارا جو بھی مقصود و مطلوب ہے اور جس کے حصول کے لئے ہم نے کوشش اور دعا کرنی ہے اس کے لئے پہلی اور بنیادی چیز یہی ہے کہ ہمیں صراط مستقیم مل جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام نے صراط مستقیم کو توحید کے حصول کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے اور بالکل سچی بات ہے اور ہماری عقل بھی اسے تسلیم کرتی ہے۔ چنانچہ آپ نے قریباً نو چیزوں سے توحید کا تعلق گنوایا ہے۔ یہ تو ایک لمبا مضمون ہے۔ اس وقت تو میں مختصراً چند باتیں کہنے پر اکتفا کروں گا۔

میں نے بتایا ہے کہ صراط مستقیم کا حصول اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت کے بغیر میسر نہیں آ سکتا۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے اور اپنا مقصود پانے کے لئے ہمیں اپنی کوشش اور محنت، تضرّع اور دعا کو ذریعہ بنانا چاہیئے۔ یہی وہ صراطِ مستقیم ہے جس کے نتیجہ میں انسان کو اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا اور انسان اس کے پیار اور اس کی رضا کو حاصل کر لیتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

اس زمانے میں ہم پر ایک اور بہت بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے اور وہ یہ ہے کہ ہم تمام بنی نوع انسان کو اس خدا کی طرف کھینچ کر لے آئیں جس نے ان کو پیدا کیا ہے گویا جماعت احمدیہ کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ تمام بنی نوع انسان کے دل میں اس بات کو جانشین کر دے کہ تمہاری زندگی کا وہ مقصد نہیں ہے جو تم سمجھتے ہو بلکہ تمہاری زندگی کا مقصد یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی طرف واپس لوٹو اور جس پیار کے حصول کے لئے اس کی رحمت نے تمہیں پیدا کیا ہے اس پیار کے حصول کی کوشش کرو۔

پس ایک طرف ہم نے اپنے لئے صراط مستقیم کے حصول کے لئے مجاہدہ بھی کرنا اور دعائیں بھی کرنی ہیں اور دوسری طرف ہم نے نوع انسانی کو یہ حقیقتِ حیات اور یہ حقیقتِ کائنات سمجھانے کی کوشش کرنی ہے تا کہ وہ بھی اس بنیادی نکتہ کو سمجھ کر خدا کے قرب کو پا سکیں اور تا کہ جلد وہ

زمانہ آجائے کہ سب بنی نوع انسان خدا تعالیٰ کے قرب اور اس کے پیار کو حاصل کر لیں اور اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا جو مقصد ہے اور قرآن کریم کے نزول کی جو غرض ہے وہ پوری ہو۔ خدا کرے کہ ایسا دن جلد آجائے۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۱۹ / جون ۱۹۷۳ء صفحہ ۶، ۷)

۞۞۞